تحقیق وتنقید

حافظ ثناء اللہ ضیاء

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا؟

اَحناف کے دلائل پر تعاقب اور پیش کردہ روایات پر ایک ناقدانہ نظر

لیل ونہار کے تغیر وتبدل نے نہ صرف آب و ہوا کو متاثر کیا بلکہ بنی آدم کو بھی بڑی حد تک متاثر کیا۔ وہ انسان جو کبھی زبان و بیان کے سحر سے متاثر ہوکر تقلید کی زنجیریں مذہبی فریضہ سمجھ کر زیب تن کر لینے کو عقیدت و احترام کی معراج یقین کرتا تھا، آج وہی انسان اپنے ہر سوال کا جواب دلائل و براہین کی روشنی میں حاصل کرنے کا خواہشمند نظر آتا ہے۔

عصر حاضر کے انسان کی اس ارتقائی سوچ نے تقلیدی ایوانوں میں کھلبلی مچا دی ہے، بایں سبب تقلیدی مذہب کے ناخدا اس امر پر مجبور ہو چکے ہیں جو ان کے لئے کسی طرح بھی روا نہ تھا یعنی اپنے امام کے قول و فعل کو کتاب وسنت کی روشنی میں صائب ثابت کریں۔ اس ناروا فعل کو سرانجام دینے کے لئے ہمارے دوستوں نے اغیار کی خدمات مستعار لینے سے بھی گریز نہیں کیا۔ مسند زید بن علی کی من گھڑت روایات کو بطورِ حجت پیش کرنا اسی قسم کی کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح چند دیگر خود ساختہ روایات کے مجموعے اور بعض کتبِ احادیث میں تحریف و اضافہ کرکے یہ بات باور کرائی جارہی ہے کہ اختلافی مسائل پر وہ بھی کتاب وسنت سے دلائل رکھتے ہیں۔ حالانکہ کل تک ہمارے بھائی یہ راگ الاپتے رہے ہیں:

"أما المقلد فمستنده فى تحصيل العلم بوجوب العمل بأحكام الشرعية قول مجتهده" (كشف المبهم مما في المسلم: ص ١٣)

''اُمورِ شرعیہ میں مقلد کے لئے امام کا قول ہی سند ہے۔''

کتاب وسنت سے ناآشنا اپنے مسلک سے نابلد چند دوست مسلمہ حقیقتوں سے انحراف کرکے حقیقت کی سنہری کرنوں کو ایک بار پھر جہالت کے تاریک بادلوں میں چھپانے کے لئے سرگرمِ عمل ہیں۔ وطن عزیز کے بیشتر چھوٹے بڑے شہروں میں مختلف ناموں سے کبھی چند سوالوں پر مشتمل اور کبھی چند ضعیف یا موضوع روایات پر مشتمل اشتہارات وقفے وقفے سے شائع کر رہے

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اس قسم کا ایک اشتہار میرے سامنے ہے۔ اس اشتہار کا عنوان ہے:

''ہم سنی مسلمان نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ کیوں باندھتے ہیں؟''

یہ اشتہار چھ روایات پر مشتمل ہے۔ زیر نظر مضمون میں ان چھ روایات اور اس موضوع پر چند دیگر دلائل کی حقیقت کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

دلیل نمبر۱

(حدثنی) "زيد بن علي عن أبيه عن جده عن علي قال: ثلاث من أخلاق الانبياء صلاة الله وسلامه عليهم: تعجيل الإفطار وتأخير السحور ووضع الكف على الكف تحت السرة" (مسند زید بن علی)

''زید بن علی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تین چیزیں انبیاء علیہم السلام کے اخلاق کا حصہ رہی ہیں: (۱) افطاری (کا وقت ہو جانے کے بعد اس میں) جلدی کرنا، (۲) سحری کو (اس کے آخری وقت تک) مؤخر کرنا اور (۳) حالتِ نماز میں ناف کے نیچے دونوں ہاتھ باندھنا۔''

جواب: کتاب کے نام سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مؤلف محترم زید بن علیؒ یا ان کے کوئی شاگرد رشید ہیں مگر درحقیقت ایسا نہیں۔ اس کتاب کا مؤلف عبدالعزیز بن اسحٰق بن بقال ہے، یہ محترم زید بن علی کے قتل سے تقریباً ڈیڑھ صدی بعد پیدا ہوئے۔ حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق کے مطابق زید بن علی ۱۲۲ہجری میں قتل ہوئے جبکہ ابن سعد کا کہنا ہے کہ وہ صفر ۱۲۰ہجری میں قتل ہوئے۔ (تہذیب التہذیب: ج۳/ص ۳۶۲)

مسند زید بن علی کے مؤلف کے بارے میں امام ذہبی رقم طراز ہیں:

"عبد العزيز بن اسحٰق بن البقال كان فى حدود الستين وثلاث مائة قال ابن أبى الفوارس الحافظ: له مذهب خبيث ولم يكن فى الرواية بذاك، سمعت منه أحاديث فيها أحاديث ردية" (میزان الاعتدال:۴/۳۵۸)

''عبدالعزیز بن اسحٰق بن جعفر البقال تین سو ساٹھ (۳۶۰ہجری) کے قریب گزرا ہے۔ اس کے بارے میں امام ابن الفوارس فرماتے ہیں کہ یہ خبیث مسلک کا پیروکار تھا اور روایتِ حدیث میں اچھی شہرت کا حامل نہ تھا، میں نے ان سے جو احادیث سنی ہیں ان میں بیشتر احادیث مردود ہیں۔''

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ اس نے زیدیہ فرقے کے حق میں کتابیں تحریر کی ہیں۔ واضح رہے

www.KitaboSunnat.com

کہ زید یہ فرقہ اہل تشیع کے غالی فرقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس فرقہ کے بارے میں بہت سی معلومات 'تاریخ فاطمین مصر' نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ جس کتاب کا مؤلف خبیث نظریات کا حامل ہو اور وہ روایتِ حدیث میں بری شہرت رکھتا ہو، اس کی تالیف کردہ کتاب کی استنادی حیثیت کیا ہوگی۔

دوسرا راوی، عمرو بن خالد واسطی: اس کتاب کا ایک اہم راوی ابوخالد عمرو بن خالد واسطی ہے۔ یہ وہ راوی ہے جو مسندعلی کی ہر روایت میں موجود ہے، زیر بحث روایت کا مرکزی کردار بھی یہی راوی ہے۔ یہ راوی تمام نامور محدثین کے نزدیک نا قابل اعتبار ہے۔

عمرو بن خالد، امام احمد بن حنبلؒ کی نظر میں:

① قال الأثرم عن أحمد: كذاب يروى عن زيد بن علي عن آبائه أحاديث موضوعة (تہذیب التہذیب: ۲۴/۸) یعنی ''عمرو بن خالد کذاب ہے۔ وہ زید بن علی کے توسط سے ان کے آباؤ اجداد کی طرف من گھڑت روایات منسوب کرتا ہے۔''

② قال أحمد بن محمد قال أبوعبد الله: عمرو بن خالد الواسطي كذاب قلت له الذي يروى عنه اسرائيل قال نعم الذى يروى حديث الزيدين ويروى عن زيد بن على عن آبائهٖ أحاديث موضوعة (ضعفاء از عقیلی:۱۲۷/۴)

''احمد بن محمد کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ عمرو بن خالد جھوٹا ہے۔ میں نے کہا وہی عمرو بن خالد جس سے اسرائیل روایت کرتا ہے، انہوں نے فرمایا: ہاں وہی جو زیدین اور زید بن علی کے توسط سے ان کے آباؤ اجداد کی طرف من گھڑت روایات منسوب کرتا ہے۔''

③ قال أبي: عمرو بن خالد هذا ليس بشيئ متروك الحديث (العلل: ۳۳۰، کتاب الجرح والتعدیل: ج۶ص۲۳۰، تہذیب الکمال: ۴۳۵۷/۲۱)

''امام احمدؒ کے فرزندِ ارجمند محترم عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد محترم نے فرمایا کہ عمرو بن خالد ایک بے قیمت راوی ہے جس کی روایت کو محدثین نے ترک کررکھا ہے۔''

روى أحمد بن ثابت عن أحمد بن حنبل قال: عمرو بن خالد الواسطى كذاب (میزان الاعتدال: ج۵ص۳۱۳، الکامل: ۱۲۸۹)

''احمد بن ثابت احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن خالد واسطی کذاب راوی ہے۔''

قال ابن حبان كذبه أحمد بن حنبل ويحيىٰ ابن معين (المجروحین ۷۵/۲)

www.KitaboSunnat.com

''امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ امام احمد اور امام یحییٰ بن معین نے عمرو بن خالد کو کذاب قرار دیا ہے۔''

عمرو بن خالد، امام ابوحاتم کی نظر میں:

عن عبدالرحمن قال سألت أبي عن عمرو بن خالد القرشی مولیٰ بنی هاشم الواسطی رویٰ عن أبی جعفر محمد بن علی وزید بن علی فقال متروك الحديث (الجرح والتعدیل: ج۶ رص۲۳۰)

''امام ابوحاتم کے لختِ جگر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے عمرو بن خالد مولیٰ بنی ہاشم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ 'متروک الحدیث' ہے۔

امام یحییٰ بن معین کی نظر میں:

عن یحییٰ بن معین قال عمرو بن خالد كذاب غير ثقة ولا مأمون (الجرح والتعدیل: ج۶ رص۲۳۰)

''یحییٰ بن معین بھی عمرو بن خالد کو کذاب و غیر ثقہ قرار دیتے ہیں۔''

امام ابوزرعہ اور اسحاق بن راہویہ کی نظر میں:

عن عبدالرحمن قال سألت أبا زرعة عن عمرو بن خالد الواسطی فقال كان واسطی وكان يضع الحديث (الجرح والتعدیل: ج۶ رص۲۳۰)

''عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے عمرو بن خالد واسطی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جھوٹی احادیث تیار کرتا تھا۔''

امام وکیع اور امام حاکم کی نظر میں:

قال وكيع كان فی جوارنا يضع الحديث، فلما فطن له تحول إلى الواسط (میزان الاعتدال: ج۵ رص۳۱۲)

''محترم وکیعؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن خالد ہمارے پڑوس میں رہتا تھا اور وہ خودساختہ روایات بیان کرتا تھا اور جب اسے لوگوں کی نفرت کا احساس ہوا تو وہ 'واسط' کی طرف فرار ہوگیا۔''

قال الحاكم:

يروی عن زيد بن علی الموضوعات (تہذیب التہذیب: ۲۵/۸)

''حاکم کہتے ہیں عمرو بن خالد خودساختہ روایات کو زید بن علی کی طرف منسوب کرتا تھا۔''

امام بخاری اور امام نسائی کی نظر میں:

عمرو بن خالد مولیٰ بن هاشم عن زيد بن علی رویٰ عنه اسرائيل منكر

www.KitaboSunnat.com

الحدیث (التاریخ الصغیر:ص۱۳۹)...... عمرو بن خالد یروی عن حبیب ابن ثابت متروك الحدیث (كتاب الضعفاء والمتروكين)

''عمرو بن خالد جو زید بن علی کے واسطہ سے اور اس سے اسرائیل روایت کرتا ہے (یہ راوی) منکر الحدیث ہے۔''...... ''امام نسائی اسے متروک الحدیث قرار دیتے ہیں۔''

دلیل نمبر۲

عن أنس: من أخلاق النبوة وضع اليمين على الشمال تحت السرة

''حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ (نماز میں) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف سے نیچے باندھنا انبیا کے اَخلاق (سنت) سے ہے۔''

جواب: یہ روایت علمائے احناف زمانہ قدیم سے امام ابن حزم کے حوالے سے نقل کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر آج تک کسی عالم نے یہ روایت مع سند نقل نہیں کی اور نہ کوئی سراغ رساں اس روایت کو کتبِ احادیث میں تاحال تلاش کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایت کو بار بار بطورِ دلیل پیش کرنا ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟

یاد رہے کہ تحت السرة کی زیادتی کے بغیر یہ روایت درج ذیل طرق سے مروی ہے:

① حدثنا أحمد بن طاهر بن حرملة بن يحيىٰ، ثنا جدي حرملة بن يحيىٰ، ثنا ابن وهب اخبرني عمرو بن الحارث قال سمعت عطاء بن أبى رباح قال سمعت ابن عباس يقول سمعت نبى الله يقول إنّا معاشر الانبياء أمرنا بتعجيل فطرنا وتأخير سحورنا ووضع أيماننا على شمائلنا فى الصلاة (المعجم الكبیر: ج۱۱/ص۱۵۹، الاوسط: ج۲/ص۵۲۶)

''احمد بن طاہر از حرملہ بن یحییٰ از ابن وہب از عمرو بن حارث از عطا از ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی سنا کہ ہم انبیا کی جماعت کو افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنے اور بحالتِ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

امام ابن حبان نے بھی یہی متن اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۵/۶۷)

② حدثنا العباس بن محمد المجاشعي الاصبهاني ثنا محمد بن أبى يعقوب الكرماني ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبى ﷺ قال إنا معاشر الانبياء أمرنا أن نعجل الأفطار وأن نؤخرالسحور وأن نضرب بأيماننا على شمائلنا

www.KitaboSunnat.com

(المعجم الکبیر: ج۱۱ص۶، الاوسط: ج۵ص۱۳۷)

③حدثنا إسحاق بن محمد الخزاعي المكي قال حدثنا يحيىٰ بن سعيد بن سالم القداح قال حدثنا عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد عن أبيه عن نافع عن ابن عمر عن النبیﷺ قال: انا معاشر الانبياء أمرنا بثلاث: بتعجيل الفطر وتاخير السحور ووضع اليمنىٰ على اليسرىٰ فى الصلاة (الاوسط: ج۴ص۴۱)

اس متن کو امام بیہقی نے بھی اسی سند سے نقل کیا ہے، البتہ بیہقی میں اسحٰق بن محمد کی جگہ اسحٰق بن احمد مرقوم ہے۔ (ج۲ص۳۱۵)

④ حدثنا محمد بن شعيب قال حدثنا عبدالرحمن بن سلمة قال حدثنا أبو زهير عبدالرحمن بن مغواء عن عمر بن عبدالله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده قال قال رسول اللهﷺ: ثلاث يحبها الله، تعجيل الفطر وتأخير السحور وضرب اليدين إحداهما على الأخرىٰ في الصلاة (الاوسط: ج۸ص۲۲۸)

⑤ حدثنا ابن صاعد نا زياد بن أيوب نا النضر بن إسماعيل عن ابن أبى ليلىٰ عن عطاء عن أبى هريرة قال قال رسول اللهﷺ امرنا معاشر الانبياء أن نعجل إفطارنا ونؤخر سحورنا ونضرب بأيماننا على شمائلنا فى الصلاة (دارقطنی: ج۱ص۲۸۴)

⑥حدثنا عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز ثنا شجاع بن مخلد ثنا هثيم قال منصور ثنا عن محمد بن أبان الأنصارى عن عائشة قالت ثلاثة من النبوة تعجيل الافطار وتأخير السحور ووضع اليد اليمنىٰ على اليسرىٰ في الصلاة (ایضاً)

⑦حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبى خالد عن الأعمش عن مجاهد عن مؤرق العجل عن أبى الدرداء قال من أخلاق النبيين وضع اليمين على الشمال فى الصلاة (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱ص۴۲۸)

ان روایات میں اگرچہ بعض طرق ضعیف بھی ہیں، تاہم ان روایات سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا متن 'تحت السرۃ' کی زیادتی کے بغیر محفوظ ہے اور 'تحت السرۃ' کی زیادتی کسی عیار ہاتھ کی صفائی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ۳

حدثنا وکیع عن موسیٰ بن عمیر عن علقمة بن وائل بن حجر عن أبیه قال رأیت النبیﷺ وضع یمینه علی شماله فی الصلاۃ تحت السرۃ
''وکیع از موسیٰ بن عمیر از علقمہ از وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے نبیﷺ کو دیکھا کہ آپؐ حالتِ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھے ہوئے تھے۔''

جواب: یہ روایت ہمارے بھائی کبھی مصنف ابن ابی شیبہ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور کبھی مطبوعہ طیب اکادمی، ملتان کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں اور کبھی محمد اکرم نصرپوری کے نسخہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اوّل الذکر دونوں نسخوں میں ہمارے بھائیوں نے تارِ عنکبوت سے کمزور دلیل کو العروۃ الوثقیٰ ثابت کرنے کے لئے بدترین علمی خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامی، کراچی نے شیخ محمد ہاشم السندی کی تالیف درهم العسرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ شائع کی ہے، اس کے آغاز میں چار صفحات قلمی تحریر کے عکسی شائع کئے ہیں، ان میں فاضل محرر شیخ محمد اکرم نصرپوری کے نسخہ کے متعلق رقم طراز ہیں:

''فی نسخة الشیخ محمد أکرم أن لفظة تحت السرۃ من تتمة الحدیث کما هو الموجود الان فیها وأن اثر النخعي ساقط منه بتمامه مع لفظة تحت السرۃ'' یعنی ''شیخ محمد اکرم کے نسخہ میں ابھی تک حدیث کے آخر میں تحت السرۃ کے الفاظ ہیں اور اس میں ابراہیم نخعی کا اثر مکمل طور پر موجود نہیں ہے۔''

فاضل محرر کی درج بالا تحریر اس حقیقت کا کھلا اعتراف ہے کہ شیخ محمد اکرم نصرپوری کا نسخہ مصدقہ نسخہ نہیں کیونکہ اس میں ابراہیم نخعی کے اثر کا ساقط ہونا اس نسخہ کے تحریر کنندہ کی غفلت کی طرف واضح اشارہ کررہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے نسخہ کی منفرد عبارت کو مصدقہ نسخہ کے خلاف پیش کرنا سینہ زوری کے مترادف ہے۔

امام ابوبکرؒ نے اس روایت کو اوّل تا آخر جس سند کے ساتھ نقل کیا، اسی سند سے روایت شدہ الفاظ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہیں جبکہ ان میں سے کسی ایک میں بھی 'تحت السرۃ' کے الفاظ نہیں، ملاحظہ کیجئے:

① حدثنا وکیع حدثنا موسیٰ بن عمیر العنبری عن علقمة بن وائل بن

www.KitaboSunnat.com

حجر عن أبیه قال رأیت رسول اللهﷺ واضعًا یمینه علی شماله فی الصلاة (مسنداحمدمطبوعہ دارالفکر، بیروت: ج٦ر ص٤٧٣)

② نا وکیع نا موسیٰ بن عمیر العنبری عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبیه قال رأیت رسول اللهﷺ واضعا یمینه علی شماله فی الصلاة (سنن دارقطنی مطبوعہ نشرالسنة، ملتان: ج١ر ص٢٨٦)

اسی طرح امام بیہقی اور امام طبرانی موسیٰ بن عمیر سے ابونعیم کے واسطے سے یہی روایت 'تحت السرة' کی زیادتی کے بغیر ذکر کرتے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

أبونعیم حدثنا موسیٰ بن عمیر العنبري حدثنا علقمة بن وائل عن أبیه أن النبیﷺ کان إذا قام في الصلاة قبض علی شماله بیمینه (المعجم الکبیر طبرانی مطبوعہ داراحیاء التراث العربی: ٢٢ر٥٩، السنن الکبریٰ بیہقی مطبوعہ دارالفکر: ٢ر٣١٤)

حنفی علما کا اپنے دلائل میں اس حدیث کو ذکر نہ کرنا: ابن ترکمانی حنفی الجوهر النقي میں اپنے مذہب کی تائید میں مصنف ابن ابی شیبہ سے ابومجلد تابعی کا اثر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال ابن ابی شیبة فی مصنفه: ثنا یزید بن هارون قال أخبرنا الحجاج بن حسان قال سمعت أبا مجلد أو سألته قلت کیف أصنع قال یصنع باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله ویجعلهما تحت السرة

اس اثر کو نقل کرنے کے بعد ابن ترکمانی حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ضعیف حدیث اور دوسری ضعیف جو حضرت انسؓ سے مروی ہے، نقل کرتے ہیں جبکہ زیر بحث روایت کو وہ نقل نہیں کرتے، ان کا اس روایت کو نقل نہ کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس وقت تک مصنف ابن ابی شیبہ کی یہ روایت علمی بددیانتی کی بھینٹ نہ چڑھی تھی۔

علامہ عینی حنفی کی تصانیف میں مصنف ابن ابی شیبہ کی متعدد روایات موجود ہیں۔ موصوف نے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی دیگر تمام روایات ذکر کی ہیں جو کہ سب کی سب ضعیف ہیں مگر موصوف نے ابن ابی شیبہ کی زیر بحث روایت کو اپنے موقف کی تائید میں ذکر نہیں کیا، ان کا اس حدیث کو ذکر نہ کرنا کیا اس امر کی دلیل نہیں کہ اس وقت تک ہمارے کسی حنفی نے مصنف ابن ابی شیبہ کی اس حدیث پر ہاتھ صاف نہ کیا تھا؟!

علامہ ابن عبدالبر نے 'تمہید' میں مصنف ابن ابی شیبہ سے متعدد روایات وآثار نقل کئے ہیں خصوصاً انہوں نے ابومجلد سے مروی اثر ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے مگر موصوف نے

بھی زیر بحث حدیث کو نقل نہیں کیا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہیں مصنف ابن ابی شیبہ کا جو نسخہ میسر تھا، اس میں بھی مرفوع حدیث میں 'تحت السرۃ' کے الفاظ نہ تھے۔

دلیل نمبر ۴

حدثنا أبومعاوية عن عبد الرحمن بن إسحاق عن زياد بن زيد السوائیٰ عن أبی جحيفة عن علی رضی الله عنه قال: من السنة وضع الأيدي على الأيدي تحت السرر (مصنف ابن ابی شیبہ)

''ابو جحیفہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔''

یہ روایت اسی سند سے دار قطنی، مسند احمد اور بیہقی میں درج ذیل الفاظ سے مروی ہے: من السنة وضع الكف على الكف تحت السرة اور اسی سے ملتے جلتے الفاظ سے ابوداود میں بھی ہے۔

جواب: محترم علی رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کا مرکزی راوی عبدالرحمٰن بن اسحٰق ہے، اس کی کنیت ابوشیبہ الواسطی ہے، یہ نعمان بن سعد کا شاگرد خاص ہے، وہ یہ روایت زیاد بن زید اور نعمان بن سعد سے نقل کرتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحٰق، امام احمد بن حنبل کی نظر میں:

قال عبد الله: سألت أبی عن عبد الرحمن بن إسحاق الكوفی فقال هذا يقال له أبوشيبة وهو الواسطي كان يروی عنه ابن إدريس وأبومعاوية وابن فضيل وهو الذی يحدث عن النعمان بن سعد ليس هو بذاك فی الحديث (العلل: ۲۵۶۰)

''امام احمدؒ کے فرزند ارجمند کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے عبدالرحمٰن کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: یہ وہی ہے جسے ابوشیبہ واسطی کہا جاتا ہے، اس سے ابن ادریس، ابومعاویہ اور ابن فضیل روایت کرتے ہیں جبکہ یہ نعمان بن سعد سے روایت کرتا ہے...... یہ حدیث میں قابل اعتبار نہیں ہے۔''

قال أبوطالب سألت أحمد بن حنبل عن أبی شيبة الواسطي عبدالرحمن بن اسحٰق قال ليس بشيئ منكرالحديث (الجرح والتعدیل: ج۵/ص۲۱۳، میزان الاعتدال: ج۴/ص۲۶۰، تہذیب التہذیب: ج۶/ص۱۲۵)

''ابوطالب کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے ابوشیبہ الواسطی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ ایسا بے قیمت راوی ہے جس کی روایات کو ناپسند کیا گیا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

قال أبوداوٗد سمعت أحمد بن حنبل: يضعف عبد الرحمن ابن اسحق الكوفي (ابوداؤدنسخہ ابن العربی: ج۱/ص۲۸۱)

''امام ابوداود فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ، عبدالرحمٰن بن اسحٰق کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔''

عبدالرحمٰن بن اسحٰق، امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی کی نظر میں:

عن عبدالرحمن قال سألت أبی عن ابی شیبة عبدالرحمن بن اسحاق فقال هو ضعيف الحديث منكر الحديث يكتب حديثه ولا يحتج به

(الجرح والتعدیل: ج۵/ص۲۱۳، تہذیب التہذیب: ج۶/ص۱۲۴)

''عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد سے ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث ہے، اس کی روایات کو لکھا تو جاسکتا ہے مگر دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔''

قال عبد الرحمن سئل أبوزرعة عن عبد الرحمن بن إسحق الذي يروی عنه أبی زائدة وأبومعاوية ، فقال: ليس بقوي (الجرح والتعدیل: ۵/۲۱۳)

یعنی ابوزرعہ بھی اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسحٰق، امام بخاری اور امام نسائی کی نظر میں:

قال البخاری: فيه نظر (التاریخ الصغیر للبخاری ص۱۵۶)

قال النسائی: ضعيف (کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی)

امام بخاری نے 'فیہ نظر' کہہ کر عبدالرحمٰن بن اسحاق کو ضعیف ترین قرار دیا ہے جیسا کہ شیخ عبدالحیؒ لکھنوی رقم طراز ہیں:

قول البخاري فی حق أحد من الرواة 'فيه نظر' يدل على أنه متهم عنده (الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل: ص۵۹)

''امام بخاریؒ کا کسی راوی کے بارے میں 'فیہ نظر' کہنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ راوی امام بخاری کے نزدیک متہم بالکذب ہے۔''

امام ذہبی فرماتے ہیں:

ولا يقول هذا إلا فيمن يتهمه غالباً (میزان الاعتدال: ج۴/ص۹۲)

''امام بخاریؒ عام طور پر متہم بالکذب راوی کے بارے میں یہ الفاظ 'فیہ نظر' کہا کرتے ہیں۔''

امام عراقی فرماتے ہیں:

فلان فيه نظر وفلان سكتوا عنه: هاتان العبارتان يقولهما البخاري

www.KitaboSunnat.com

فيمن تركوا حديثه ’’جس راوی کی روایت کو محدثین نے مسترد کیا ہے، اس کے بارے میں امام بخاری درج بالا الفاظ (یعنی 'فیہ نظر' اور 'سکتوا عنہ') استعمال کرتے ہیں۔‘‘

عبدالرحمٰن بن اسحٰق، امام یحییٰ بن معین اور امام ابن خزیمہ کی نظر میں:

عن ابن معين ليس بذاك القوى (تہذیب التہذیب: ج۴ ص۱۲۴)

قال ابن خزيمة لا يحتج بحديثه (ایضاً)

مختصر یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق کو تمام ماہرین نے نا قابل اعتبار و استشہاد قرار دیا ہے۔

زیاد بن زید کا تعارف: اس روایت کی سند میں دوسری خرابی یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق کا شیخ بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ امام ابو حاتم نے اسے مجہول قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل: ۳/ ۵۳۲)

سوال: شیخ محمد حنیف گنگوہی (فاضل دارالعلوم دیوبند) نے لکھا ہے کہ زیاد بن زید کا مجہول ہونا مضر نہیں، اس لئے کہ دارقطنی نے عبدالرحمن بن إسحق عن النعمان بن علي عن علی بھی روایت کیا ہے۔ (غایۃ السعایہ: ج۳/ ص۳۹)

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے دارقطنی کی طرف مراجعت کئے بغیر اس بات کو دارقطنی کی طرف منسوب کردیا ہے، دارقطنی میں یہ روایت عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن نعمان بن علی سے نہیں بلکہ نعمان بن سعد سے ہے جیسا کہ دارقطنی میں ہے:

حدثنا محمد بن القاسم ثنا أبوكريب ثنا حفص بن غياث عن عبدالرحمن بن إسحاق عن النعمان بن سعد عن علی (انتہیٰ) (۲۸۶/۱)

دارقطنی کے اس طریق سے زیاد بن زید کی جہالت کا ضرر تو زائل ہوگیا ہے مگر ایک نئی خرابی پیدا ہوگئی کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق جو روایات اپنے ماموں نعمان بن سعد سے نقل کرتا ہے، وہ روایات امام احمد کے نزدیک مناکیر ہیں:

قال عبدالرحمن بن أحمد عن أبيه ليس بذاك وهو الذي يحدث عن النعمان بن سعد أحاديث مناكير (تہذیب التہذیب: ج۶/ ص۱۲۴)

امام نوویؒ اس حدیث کے بارے میں رقم طراز ہیں:

أما حديث علی رضى الله عنه أنه قال من السنة في الصلاة وضع الأكف على الأكف تحت السرة ضعيف متفق على تضعيفه رواه الدارقطني والبيهقي من رواية أبي شيبة عبد الرحمن بن اسحق الواسطي وهو ضعيف بالاتفاق (شرح النووی: ج۴/ ص۱۵۳)

www.KitaboSunnat.com

''حضرت علیؓ سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں مروی روایت کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ اس روایت کو امام دارقطنی اور امام بیہقی نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے نقل کیا ہے جبکہ وہ تمام ماہرین فن کے نزدیک بالاتفاق ضعیف ہے۔''

واضح رہے کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے مروی روایات کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ البتہ اس سے مروی روایات کے موضوع ہونے پر اختلاف ہے۔ امام بخاریؒ اور امام ابن جوزیؒ کے نزدیک عبدالرحمٰن بن اسحٰق متہم بالکذب ہے، اس لئے امام ابن جوزی نے اس سے مروی روایات کو 'موضوعات' میں شمار کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے جمہور کی تحقیق کو تسلیم کرتے ہوئے اس سے مروی روایات پر 'موضوع' کا حکم لگانے کی مخالفت کی ہے اور ان کے 'ضعیف' ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر نعمان بن سعد کے ترجمہ میں رقم طراز ہیں:

وذكره ابن حبان فی الثقات قلت: والراوي عنه ضعيف كما تقدم فلا يحتج بخبره (تہذیب التہذیب: ج۱۰/ص۴۰۵)

''نعمان بن سعد کو امام ابن حبان نے 'کتاب الثقات' میں ذکر کیا ہے، البتہ ان سے (جو فقط ایک ہی راوی یعنی ان کا بھانجا) عبدالرحمٰن بن اسحٰق روایت کرتا ہے، وہ ضعیف ہے اس لئے اس سے مروی روایت کو بطورِ حجت نہیں لیا جائے گا۔''

جیسا کہ درج بالا سطور میں ذکر کیا گیا کہ حافظ ابن حجر نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے مروی روایات کو موضوع تسلیم نہیں کیا۔ ان کے اس عمل سے ہمارے بعض علمی حلقے غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔ امام زیلعیؒ نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق کے بارے میں امام نووی کی تحقیق کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں 'نصب الرایۃ' میں درج کیا ہے، لیکن نصب الرایہ کے محشی شیخ یوسف بنوری نے امام نوویؒ پر برہمی کا اظہار اس طرح فرمایا ہے:

هذا تهور منه كما هو دأبه فی أمثال هذهِ المواقع وإلا فقد قال الحافظ بن حجر فی "القول المسدد" وحسن له الترمذی حديثا مع قوله إنه تكلم فيه من قبل حفظه وصحح الحاكم من طريقه حديثا وأخرج له ابن خزيمة من صحيحه آخر ولكن قال وفی القلب من عبد الرحمن شيئ (حاشیہ نصب الرایہ: ج۱/ص۳۱۴)

فاضل دیوبند جناب محمد حنیف گنگوہی نے اسی عبارت کا ترجمہ اُردو زبان میں غاية السعاية میں نقل کیا ہے:

www.KitaboSunnat.com

''یہ ان حضرات کا تہور ومبالغہ اور انتہائی جسارت ہے، اس واسطے کہ عبد الرحمٰن بن اسحٰق ضعیف ہے۔ یہ تو صحیح ہے لیکن اتنا ضعیف نہیں کہ اس کی ہر روایت کو 'بالاتفاق' ضعیف کہہ دیا جائے کیونکہ حافظ ابن حجر نے 'القول المسدد' میں کہا کہ امام ترمذی نے ان کی ایک حدیث کی تحسین کی ہے۔اسی طرح حاکم نے ان کے طریق پر ایک حدیث کی تصحیح کی ہے۔ نیز ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ان کی حدیث روایت کرکے صرف یہ کہہ کر ''وفی القلب عن عبدالرحمن شیئ'' تردّد ظاہر کیا ہے۔ (غایة السعایة : ج۳/ص۳۱)

ان شیوخ کے اندازِ تحریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے 'القول المسدد' کی طرف مراجعت کئے بغیر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی وکالت کا فریضہ ادا کیا ہے۔ راقم یہ بات پہلے تحریر کرآیا کہ حافظ ابن حجر امام نوویؒ کے رائے سے مکمل اتفاق رکھتے ہیں جیسا کہ انہوں نے تہذیب التہذیب میں ذکر کیا ہے۔ البتہ امام ابن جوزی کی تحقیق سے انہیں اختلاف ہے یعنی امام ابن جوزی عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے مروی روایات کو موضوع قرار دیتے ہیں اور ابن حجر اس روایت کے موضوع ہونے کا ردّ کرتے ہیں جیسا کہ وہ 'القول المسدد' کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

''أما بعد: فقد رأيت أن أذكر في هذه الأوراق ما حضرني من الكلام على أحاديث التى زعم بعض أهل الحديث أنها موضوعة وهى فى المسند الشهير للامام الكبير أبى عبدالله أحمد بن حنبل إمام أهل الحديث فى القديم والحديث (القول المسدد:ص۵۱)

''میں نے پختہ ارادہ کیا کہ میں ان اوراق میں وہ معلومات ذکر کروں جو بعض اہلحدیث نے ان احادیث پر کی ہے جو ان کے خیال میں موضوع ہیں اور مسند احمد بن حنبل میں موجود ہیں۔''

جہاں تک امام ترمذیؒ کی تحسین اور امام حاکمؒ کی تصحیح کا تعلق ہے تو یہ حقیقت تمام اہل علم پر عیاں ہیں کہ ان حضرات کا دیگر ائمہ کے خلاف کسی روایت کو حسن یا صحیح قرار دینا قابل حجت نہیں۔ حافظ ابن خزیمہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے مروی حدیث اپنی صحیح میں لائے ہیں لیکن انہوں نے اس پر نہ صرف صحیح کا حکم نہیں لگایا بلکہ اس پر جرح نقل فرمائی جیسا کہ وہ اس حدیث کو نقل کرنے سے پہلے رقم طراز ہیں:

باب ذكر ما عدا الله جل وعلا في الجنة من الغرف لمداوم صيام التطوع إن صح الخبر فإن فى القلب من عبد الرحمن بن إسحق أبى

www.KitaboSunnat.com

شيبة الكوفی وليس هو بعبد الرحمن بن إسحاق الملقب بـ 'عباد' الذی روىٰ عن سعيد المقبری والزهري وغيرهما هو صالح الحديث

(صحیح ابن خزیمہ: ج۳/ص۳۰۶)

''اگر حدیث صحیح ہو تو اس امر کا بیان جو اللہ نے کثرت سے نفلی روزے رکھنے والوں کے لئے جنت میں بالا خانے تیار کئے، بلا شبہ دل میں عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی طرف سے تردّد ہے۔ واضح رہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق وہ نہیں جو 'عباد' کے لقب سے مشہور ہے اور وہ سعید مقبری اور زہری وغیرہما سے روایت کرتا ہے اور وہ 'صالح الحدیث' ہے۔''

علامہ یوسف بنوری اور مولوی محمد حنیف گنگوہی نے اہل بصیرت ہونے کے باوجود مسئلہ وضع اليدين في الصلاة تحت السرة میں جو غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے، وہ قابل تعسف ہے۔ مذکورہ بالا دونوں حضرات عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی وکالت کرتے ہوئے امام ابن خزیمہ کی کتاب کو حافظ ابن حجر کے قول کے مطابق صحیح ابن خزیمہ تسلیم کرتے ہیں جبکہ وضع اليدين في الصلاة على الصدر والی روایت میں اپنے اسی موقف کے خلاف رقم طراز ہیں:

قوله: روى ابن خزيمة فی صحيحه من حديث وائل بن حجر قال صليت مع رسول اللهﷺ أما حديث وائل هذا ذكره كثير من أهل العلم و عزوه إلى ابن خزيمه مع سكوت عن نسبة التصحيح

(حاشیہ نصب الرایہ: ج۱/ص۳۱۴)

''وہ حدیث جس میں 'علی صدرہٖ' کی زیادتی ہے، سو اس کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں صرف یہ کہا ہے 'قد روىٰ ابن خزيمة من حديث وائل أنه وضعهما على صدرهٖ والبزار عند صدرهٖ'' ابن خزیمہ سے اس کی تصحیح ذکر نہیں کی، نہ فتح الباری میں، نہ تلخیص میں، نہ درایہ میں اور نہ بلوغ المرام میں۔'' (غایۃ السعایہ: ۴۲/۳)

دلیل نمبر ۵

حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن اسحق الكوفي عن سيار أبی الحكم عن أبی وائل قال قال أبو هريرة أخذ الأكف على الأكف فی الصلاة تحت السرة، قال أبوداود سمعت أحمد بن حنبل يضعف حديث عبد الرحمن بن إسحاق الكوفی

(ابوداود مع المنہل: ج۵/ص۱۶۵)

''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا چاہئے۔ (اس

www.KitaboSunnat.com

روایت کو ذکر کرنے کے بعد) امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے سنا ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق کوفی کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔''

اس روایت کا مرکزی راوی بھی عبدالرحمٰن بن اسحٰق کوفی ہے۔ اس راوی کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ امام ابوداود نے امام احمد کا قول نقل کیا ہے۔

دلیل نمبر۶

حدثنا أبوالوليد الطيالسي قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدري عن عقبة بن صهبان سمع عليًا يقول فى قول الله عزوجل ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قال وضع اليمنى على اليسرىٰ تحت السرة (تمہید)

''عقبہ بن صہبان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ وہ اس آیت ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھئے اور نحر کیجئے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ (نحر سے مراد) دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا ہے۔''

حضرت علیؓ سے اس آیت کی تفسیر میں متعدد روایات مروی ہیں مثلاً:

① حدثنا موسىٰ بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدرى عن عقبة بن صهبان عن علي ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قال هو وضع يمينك على شمالك فى الصلاة

(السنن الکبریٰ للبیہقی مطبوعہ مکتبہ دارالفکر: ج ۲ ص ۳۱۶)

''حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ فصل لربك وانحر کا معنی ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھا جائے۔ (اس میں سینے یا ناف کا ذکر نہیں)''

② موسىٰ بن إسماعيل عن حماد بن سلمة سمع عاصم الجحدرى عن أبيه عن عقبة بن صهبان عن علي ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ وضع يدهٖ اليمنى على وسط ساعدهٖ على صدرهٖ (ایضاً)

حدثنا شيبان ثنا حماد بن سلمة ثنا عاصم الجحدرى عن أبيه عن عقبة بن صهبان كذا قال إن عليا رضى الله عنه قال فى هذهٖ الآية ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قال وضع يده اليمنى على وسط يدهٖ اليسرىٰ ثم وضعهما على صدرهٖ (ایضاً: ص ۲/ ص ۳۱۸)

''حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فصل لربك وانحر کا معنی اس طرح بیان کیا کہ دایاں ہاتھ بائیں کے درمیانی حصہ پر رکھ کر انہیں سینے پر باندھ لیا۔''

www.KitaboSunnat.com

درج بالا روایات سے یہ واضح ہوا کہ حضرت علیؓ سے 'تحت السرة' کی ایک روایت مروی ہے جبکہ 'علیٰ صدرہٖ' کی دو روایات ہیں۔ دو روایات کو ایک روایت کے بالمقابل ترجیح دینا چاہئے۔ یوں بھی پہلی ایک، اور دوسری دو روایات ضعیف ہیں۔

دلیل نمبر ۷

حدثنا يزيد بن هارون قال أخبرنا حجاج بن حسان قال سمعت أبا مجلز أوسألته قال قلت كيف يضع قال يضع باطن كف يمينه على ظاهر كف شماله ويجعلهما أسفل السرة (مصنف ابن ابی شیبہ)

''ابومجلز (تابعی) حالتِ نماز میں دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر ناف کے نیچے اُنہیں باندھتے۔''

ابومجلز کے اس اثر کو امام ابوداود (نسخہ ابن العربی) نے تعلیقاً نقل کیا جبکہ امام ابوبکر نے اس اثر کو موصولاً نقل کیا ہے جیسا کہ درج بالا سند سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن امام بیہقیؒ نے سعید بن جبیر کا اثر 'فوق السرة' نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے:

كذلك قاله أبو مجلز لاحق بن حميد (بیہقی: ج۲/ص۳۱۸)

حنفی حضرات شیخ قاسم بن قطلو بغا کے بیان کو بنیاد بنا کر جس طرح مصنف ابن ابی شیبہ کے متعدد نسخے ثابت کرنے پر مصر ہیں، اِسی طرح ہم بھی اگر چاہیں تو امام بیہقی کے اس قول کو بنیاد بنا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابومجلز سے اس سلسلے میں دو روایات ہیں، ایک تحت السرة کی اور دوسری فوق السرة کی مگر یہ حرکت کرکے احناف کی طرح حقیقت کے چہرے کو مسخ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ہمارا دین ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اس لئے ہم یہی عرض کریں گے کہ اس سلسلہ میں یا تو امام بیہقی سے تسامح ہوا ہے یا پھر کسی نسخہ لکھنے والے سے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن ابومجلز کے اثر کے جواب میں ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ یہ دلیل بھی اَحناف کیلئے بے سود ہے کیونکہ ابومجلز تابعی ہیں۔ تابعی کے عمل کو اگر دین میں حجت تسلیم کرلیا جائے (جبکہ وہ صحیح احادیث کے برخلاف ہو) تو امت مسئلہ مزید افتراق و انتشار میں مبتلا ہوجائے گی کیونکہ متعدد تابعین ایسے ہیں جن کے اقوال و اعمال ایک دوسرے کی نقیض ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر۸

حدثنا وکیع عن ربیع عن أبی معشر عن إبراهیم قال یضع یمینه علی شماله في الصلاة تحت السرة (ابن ابی شیبہ)
یعنی ''وہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھتے تھے۔''

درج بالا عمل محترم ابراہیم نخعی کا ہے، ان کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے، نیز یہ ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے تھے۔ ان سے اس سلسلہ میں دو مزید روایات بھی ہیں:

② حدثنا أبوبکر قال حدثنا هشیم عن یونس عن الحسن ومغیرة عن إبراهیم أنهما کانا یرسلان أیدیهما فی الصلاة
یعنی ''وہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱/ص ۴۲۸)

③ حدثنا جدیر عن مغیره عن أبی معشر عن إبراهیم قال لا بأس بأن یضع الیمنی علی الیسریٰ في الصلاة (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱/ص ۴۲۷)
یعنی ''وہ نماز میں ہاتھ باندھنے میں کوئی قباحت نہ سمجھتے تھے۔''

ابراہیم نخعی سے مروی ان تینوں آثار پر اگر نظر انصاف سے غور کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ بیشتر نمازیں ہاتھ چھوڑ کر پڑھتے تھے اور نماز میں ہاتھ باندھ لینے کو بھی مباح سمجھتے تھے۔ ان تینوں آثار کی موجودگی میں ابراہیم نخعیؒ کے فقط ایک عمل کو بطورِ حجت پیش کرنا انصاف کے قتل کے مترادف ہے۔

'تابعی' کے اقوال واعمال کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے

یقول: اٰخذ بکتاب الله فإن لم أجد فبسنة رسول الله فان لم أجد فبقول الصحابة، أخذ بقول من شئت منهم ولا أخرج عن قولهم إلی قول غیرهم فأما إذا انتهی الأمر إلی إبراهیم والشعبی وابن سیرین وعطاء فقوم اجتهدوا فأجتهد کما اجتهدوا (التہذیب التہذیب: ۱۰/۴۰۳)

''محترم امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: میں سب سے پہلے اللہ کی کتاب سے دلیل حاصل کروں گا، پس اگر مجھے وہاں سے دلیل نہ ملے تو میں سنت ِرسول اللہ ﷺ کو بطورِ حجت اختیار کروں گا اور اگر وہ بھی میسر نہ آئے تو صحابہؓ میں سے کسی صحابی کے قول کو اختیار کروں گا اور جب معاملہ ابراہیم نخعی، شعبی، ابن سیرین اورعطاء تک پہنچے گا تو وہ سب ایک قوم ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا سو میں بھی اجتہاد کروں گا جیسے انہوں نے اجتہاد کیا۔''

امام صاحب کے اس قول سے واضح ہوا کہ تابعی کے قول کو بطورِ حجت پیش نہیں کیا جاسکتا۔

www.KitaboSunnat.com

نویں دلیل: ازروئے عقل

لأن الوضع تحت السرۃ أقرب إلی التعظیم (ہدایہ)

''اور اس لئے بھی کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا تعظیم کے زیادہ قریب ہے۔''

مولوی محمد حنیف فاضل دارالعلوم دیوبند شرح ہدایہ میں رقم طراز ہیں:

''یہ احناف کی عقلی دلیل ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا تعظیم کے زیادہ قریب ہے اور یہی مقصود ہے یعنی نماز میں احکم الحاکمین کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ایسا ہی ہے جیسا نوکر اور غلام بطورِ تعظیم آقاؤں اور بادشاہوں کے سامنے کمر پر پیٹی باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے سینہ پر ہاتھ باندھنا تعظیم کی کوئی صورت نہیں۔''

(غایۃ السعایہ: ج۳/ص۴۵)

شیخ محمد ہاشم سندھی رقم طراز ہیں:

ومنها ما ذكره رضى الدين السرخسى فى محيطه والزاهدي فى شرح القدورى والخبازى والعينى فى شرح الهداية: أن الوضع تحت السرة أقرب الى ستر العورة وحفظ الازار عن السقوط فيكون جمعا بين الوضع والستر فيكون أولىٰ، انتهى (درهم العسرة:ص۴۶)

''ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے جو عقلی دلائل ہیں: ان میں سے ایک وہ ہے جو رضی الدین سرخسی نے 'محیط' (نامی کتاب) میں، زاہدی نے شرح قدوری میں، خبازی اور عینی نے شرح ہدایہ میں ذکر کی ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ستر کو ڈھانپنے اور اِزار کو گرنے سے بچانے میں زیادہ معاون ہے۔ سو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے وضع اور ستر دونوں کام ایک ساتھ ہوجاتے ہیں، اس لئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا اولیٰ ہے۔''

احناف کے نزدیک صحیح وسقیم کی جانچ پڑتال کے لئے عقل ایک ایسا معیاری پیمانہ ہے کہ اگر سنت صحیحہ صریحہ بھی ان کی عقل (سقیم) کے خلاف ہو تو اسے بھی اپنی رائے کے مرگٹ پر قربان کرنے سے گریز نہیں کرتے مگر اس کے باوجود ان کے بیشتر عقلی دلائل تارِعنکبوت سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں، درج بالا عقلی دلائل اسی نوعیت کے ہیں۔

واضح رہے کہ احناف کی خواتین سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں، ہم ان حضرات سے بصد معذرت یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جب سینہ پر ہاتھ باندھنا تعظیم کی کوئی صورت نہیں تو پھر حنفی خواتین کیا حالتِ نماز میں اللہ تعالیٰ کو للکارتی ہیں؟ اگر ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا اِزار بند کو

نیچے گرنے سے روکنے کا ایک ذریعہ ہے تو پھر حنفی خواتین کو اس مفید ترین ذریعہ سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے؟ حالانکہ عقل تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایامِ حمل میں یہ آسانی خواتین کو میسر کی جائے کیونکہ ان ایام میں سقوطِ ازار کا امکان زیادہ ہوتا ہے!!

ہمارے بھائیوں کے یہ عقلی دلائل تعصب اور ہٹ دھرمی کی عکاسی کرتے ہیں، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان میں متعدد لغات مرتب ہوچکی ہیں، ان میں کسی بھی فاضل اہل زبان نے کوئی ایسا لفظ دریافت نہیں کیا جس کا معنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر تعظیم کرنا ہو جبکہ اس کے برعکس متعدد لغات میں لفظ 'کفّر' موجود ہے جس کا معنی سینے پر ہاتھ باندھ کر تعظیم کرنا ہے:

"كفر' لسيده: انحنىٰ ووضع يده على صدره وطأطأ رأسه كالركوع تعظيما له (المعجم الوسيط: ج۲/ص۷۹۱)

''كفر لسيدہٖ کا معنی ہے: اس نے اپنے ہاتھ کو سینہ پر رکھا اور اپنے سر کو اپنے آقا کی تعظیم کی خاطر رکوع کی طرح نیچے کیا''

التكفير لأهل الكتاب أن يطاطی أحدهم رأسه لصاحبه كالتسليم عندنا و قد كفرله والتكفير أن يضع يده أويديه على صدرهٖ لعل أصله التكبير والتعظيم أبدلت الباء فاء فصار تكفير (فقہ اللسان: ص۶۱)

''التكفير لأهل الكتاب سے مراد یہ ہے کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے سامنے اپنے سر کو ایسے جھکائے جیسا کہ ہمارے نزدیک السلام علیکم کہنا ہے اور 'تکفیر' سے مراد ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھنا ہے۔ تکفیر کا اصل شاید تکبیر ہے کہ باء کو فاء سے بدل دیا گیا، اس طرح تکفیر بن گیا جس کا معنی 'تعظیم' ہے۔''

☆ واضح رہے کہ گنگوہی صاحب نے کمر پر پٹی باندھنے کو تعظیم سے تعبیر کیا ہے یعنی موصوف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پٹی چونکہ ناف کے نیچے ہوتی ہے اور آقا یا بادشاہ کی تعظیم کے لئے ہوتی ہے۔ یہاں بھی فاضل دیوبند نے جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

پٹی یا پٹکے کو عربی زبان میں منطقة کہتے ہیں یہ لفظ صاحبِ ہدایہ نے هدايه اخرين: كتاب الكراهية میں بھی نقل کیا ہے، منطقة کا معنی 'المعجم الوسیط' میں اس طرح مذکور ہے: "مايشد به الوسط" جس چیز کے ساتھ (کمر کے) درمیان کو باندھا جائے۔ اِزار بند کو عربی

www.KitaboSunnat.com